ڈاکٹر اسرار احمد

استقبالِ رمضان

ماہِ رمضان المبارک کی آمد پر نبی اکرمؐ کا ایک خطبہ اور اس کی تشریح

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: "يَآاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا۔ مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ۔ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِى اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(رواہ البیہقی۔ فی شعب الایمان)

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ خطبہ حضرت سلمانؓ فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی کتاب شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ حضرت سلمانؓ فارسی راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو ارشاد فرمایا تھا۔

اب آپ چشم تصور سے یہ دیکھئے کہ آج سے چودہ سو برس قبل مسجد نبویؐ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع ہیں اور ان کے سامنے رمضان المبارک کے بیان کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

امام بیہقی روایت کرتے ہیں!

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال..... "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک خطبہ دیا' اس میں ارشاد فرمایا"..... "یایھا الناس فقد اظلکم شھر عظیم ..... "اے لوگو! تم پر ایک عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے"..... "ظل" سایہ کو کہتے ہیں۔ گویا رمضان کا سایہ شعبان کی آخری تاریخ سے پڑنا شروع ہو جاتا ہے..... شھر مبارک۔ "یہ مہینہ بڑا بابرکت ہے"..... شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر۔ "اس (مبارک) مہینہ میں ایک رات (شب قدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے"..... حدیث شریف کے اس ٹکڑے میں قرآن مجید کی سورۃ القدر کی طرف اشارہ ہو گیا کہ انا انزلنا فی لیلہ لقدر ○ وما ادراک ما لیلۃ القدر ○ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ○ "ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور (اے نبی!) آپ کیا سمجھے کہ شب قدر کیا چیز ہے! (یہ) شب قدر (خیر و برکت میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے"..... خطبہ میں حضورؐ نے آگے ارشاد فرمایا۔ جعل اللہ صیامہ فریضۃ و قیام لیلہ تطوعا..... "اللہ نے اس مہینہ کا روزہ رکھنا فرض ٹھہرایا ہے اور اس کی رات میں قیام کرنے (یعنی تراویح) کو نفل قرار دیا ہے"..... اس بات کو میں آگے چل کر وضاحت سے بیان کروں گا کہ نماز تراویح کی کیا اہمیت ہے' اس کا کیا مقام و مرتبہ ہے' اور پھر یہ کہ رمضان المبارک کی راتوں کے قیام کی اصل روح کیا ہے! اس کا قرآن مجید کے ساتھ ربط و تعلق اور اس کی عظیم ترین افادیت کیا ہے!! البتہ اس وقت پھر نوٹ کر لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ میں الفاظ ہیں! جعل اللہ صیامہ فریضۃ

و قیام لیله تطوعا۔ ظاہر بات ہے کہ قیام اللیل تو ہر شب میں نفل ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ مبارکہ سے صاف متبادر ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں قیام اللیل کی خصوصی اہمیت و فضیلت ہے۔ اگرچہ فرضیت نہیں ہے' لیکن اللہ کی طرف سے اس کا تطوع اور اس کی مجعولیت ثابت ہے۔ چونکہ دونوں کے ساتھ فعل "جعل الله" آیا ہے..... آگے فرمایا۔ من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضه فیما سواہ۔ "جو کوئی بھی اس مہینہ میں نیکی کا کوئی کام کر کے اللہ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا چاہے گا تو اسے اس کا اجر و ثواب اتنا ملے گا جیسے دوسرے دنوں میں کسی فرض کے ادا کرنے پر ملے گا۔" یعنی مسنون و نفلی نیکی اس ماہ مبارک میں اجر و ثواب کے اعتبار سے عام دنوں کے فرض عبادت کی ادائیگی کے مساوی ہو جائے گی..... اور ومن ادی فریضةً فیه کان کمن ادی سبعین فریضه فیما سواہ۔ "اور جو کوئی اس مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے تو اس کو دوسرے زمانہ کے ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا" ..... گویا اگر ہم اس ماہ مبارک میں ایک فرض نماز ادا کرتے ہیں تو غیر رمضان کی ادا کردہ ستر فرض نمازیں ادا کرنے کے برابر ثواب پانے کے مستحق ہو جاتے ہیں..... آگے فرمایا۔ وھو شھر الصبر والصبر ثوابه الجنه۔ "اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر و ثواب جنت ہے۔" اس مہینہ میں ایک بندۂ مومن بھوک پیاس برداشت کرتا ہے' جائز طریقہ سے اپنے جنسی جذبہ کی تسکین سے بھی اجتناب کرتا ہے' لوگوں کی کڑوی کسیلی اور ناخوشگوار باتوں پر خاموشی اختیار کرتا ہے' غیبت و زور سے بچتا ہے۔ یہ تمام کام اور اسی نوع کے نواہی سے بچنا سب صبر کے مفہوم میں شامل ہیں' اور اس صبر کا بدلہ جنت ہے۔ حدیث شریف کے اس ٹکڑے میں جہاں بشارت ہے وہاں بڑی فصاحت و بلاغت ہے..... آگے فرمایا۔ وشھر المواساۃ "اور یہ آپس کی ہمدردی اور دمسازی کا مہینہ ہے" ..... اس لئے کہ جس کسی کو کبھی بھوک پیاس کا تجربہ نہیں ہوتا تو اسے اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ کسی بھوکے پیاسے انسان پر کیا بیتتی ہے۔ اس مہینہ میں اسے بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ بھوک کسے کہتے ہیں اور پیاس کیا ہوتی ہے! اس طرح یقیناً دل میں انسانی ہمدردی کا ایک جذبہ بیدار ہوتا ہے..... آگے فرمایا۔ وشھر یزاد فیه رزق المومن۔ "اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔" اس میں برکت ہوتی ہے۔ آگے ارشاد ہوا۔ من فطّر فیه صائما کان له مغفرۃ لذنوبه

وعتق رقبته من النار۔ "جو کوئی اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ (اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لئے) افطار کرائے گا' اس کے لئے اس کے گناہوں کی مغفرت بھی ہوگی اور اس کی گردن کا آتش دوزخ سے چھٹکارا پالینا بھی ہوگا"......

آگے فرمایا۔ و کان له مثل اجره ۔ "اور اسے اس روزہ دار کے برابر اجر و ثواب بھی ملے گا"۔ من غیر ان ینتقصُ من اجره شیی ۔ "بغیر اس کے کہ اس (افطار کرنے والے روزے دار) کے اجر میں سے کوئی بھی کمی کی جائے"...... آپ حضرات کو معلوم ہو گا کہ حضرت سلمان فارسی رضؓ ان فقراء صحابہ کرام رضؓ میں سے تھے جن کے پاس اموال و اسباب دنیوی نہ ہونے کے برابر تھے اور جن پر عام دنوں میں بھی فاقے پڑتے تھے۔ ان اصحاب رضؓ کو اتنی مقدرت کہاں حاصل تھی کہ وہ کسی روزہ دار کو افطار کرا سکتے۔ چنانچہ اسی حدیث شریف میں آگے آتا ہے کہ۔ قلنا یا رسول الله لیس کلنا یجد ما یفطر به الصائم" ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کو تو روزہ دار کا روزہ افطار کرانے کی استطاعت نہیں ہے (تو کیا ہم اس اجر و ثواب سے محروم رہیں گے؟") ۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ کی اس بات پر حضورؐ نے جو جواب ارشاد فرمایا اسے حضرت سلمان فارسی رضؓ آگے بیان کرتے ہیں کہ۔ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطی الله هذا الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن او شربة من ماء ۔ "تو رسول اللہؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا" یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی کے ایک گھونٹ ہی پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا"...... یہاں یہ بات سمجھ لیجئے کہ ہمارے یہاں اس دور میں کھانے پینے کی اشیاء کی جو ا راط ہے اس وقت اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت اگر فقراء صحابہ کرام رضؓ میں سے کسی کو افطار کے لئے کہیں سے کچھ دودھ مل جاتا تھا تو وہ اس میں پانی ملا کر لسی بنالیا کرتے تھے۔ اور کوئی رفیق ایسا بھی ہو جسے یہ بھی میسر نہیں تو اگر وہ اسے اس لسی میں شریک کر لے تو اس وقت کے حالات میں یہ بھی بہت بڑا ایثار تھا۔ ہم کو آج کھانے پینے کی جو فراوانی ہے اس کے پیش نظر ہم حضورؐ کے اس ارشادِ مبارک کی حکمت کو صحیح طور پر سمجھ ہی نہیں سکتے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب کہ ان فقرائے صحابہ کرام رضؓ پر کئی کئی دن کے فاقے پڑتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا یہ حال ہوتا تھا کہ کئی کئی دن کے فاقے سے مجھ پر غشی طاری ہو جاتی تھی'

لوگ یہ سمجھتے تھے. شاید مجھ پر مرگی کا دورہ پڑا ہے اور لوگ آ کر اپنے پاؤں سے میری گردن دباتے تھے۔ شاید اس دور میں یہ بھی مرگی کا علاج سمجھا جاتا ہو..... پھر یہ کہ وہاں پانی کے بھی لالے تھے' پانی بھی بڑی قیمتی شے تھا۔ بڑی دور سے اسے کنوؤں سے کھینچ کر لانا پڑتا تھا۔ ماحول کے اس تناظر میں سمجھئے کہ حضورؐ کے ارشاد مبارک کا اصل منشاء و مدعا کس نوع کے ایثار و قربانی کے جذبے کو پیدا کرنے کی طرف تھا کہ لوگ اپنی ذات اور اپنی ضروریات کے مقابلے میں اپنے کمزور بھائیوں کی ذات اور ان کی ضروریات کا زیادہ خیال رکھیں۔ یہ بالکل سمجھ میں آنے والی بات ہے...... یہاں ایک ضمنی بات یہ سمجھ لیجئے کہ جدید دور کی عربی میں لبن دہی کو اور حلیب دودھ کو کہا جاتا ہے۔ آگے چلئے حضورؐ کے ارشاد کا سلسلہ جاری ہے' حضورؐ فرماتے ہیں۔ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شُرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ "اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) سے ایسا سیراب فرمائے گا کہ (میدانِ حشر کے مرحلہ سے لے کر بقیہ تمام مراحل میں) اس کو پیاس ہی نہیں لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا"۔ آگے چلئے' ابھی نبیٔ رحمتؐ کا ارشاد مبارک جاری ہے' غور سے سنئے اور پڑھئے' فرمایا حضورؐ نے۔ وَ هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ ۔ "اور یہ مہینہ وہ ہے کہ اس کا ابتدائی حصہ یعنی پہلا عشرہ اللہ کی رحمت کا ظہور"۔ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ ۔ "اور اس کا درمیانی حصہ یعنی دوسرا عشرہ مغفرت خداوندی کا مظہر ہے"۔ وَ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ ۔ "اور اس کا آخری حصہ یعنی تیسرا عشرہ تو گردنوں کو آتشِ دوزخ سے چھڑا لینے کی بشارت اور نوید سے معمور ہے"۔ وَ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ اَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ "اور جو کوئی اس مہینہ میں غلام و خادم اور زیر دستوں کی مشقت میں تخفیف اور کمی کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اسے آتشِ دوزخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

حضرت سلمان فارسی رضؓ کی روایت کردہ اس حدیث شریف کی رو سے یہ وہ خطبۂ مبارکہ ہے جو نبی اکرمؐ نے شعبان کی آخری تاریخ کو ارشاد فرمایا۔ اس سے آپ حضرات کو بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضورؐ نے کس طرح یہ چاہا کہ لوگ اس عظمت والے اور برکت والے مہینہ سے مستفیض و مستفید ہونے کے لئے ذہناً تیار ہو جائیں۔ اس لئے کہ جب تک کسی شخص کو کسی چیز کی حقیقی قدر و قیمت کا شعور نہ ہو' اس وقت تک انسان اس سے صحیح طور پر اور بھرپور استفادہ کر ہی نہیں سکتا۔